یہاں اور ہیں جتنی قو میں گرامی ✤ خودا قبال ہے آج ان کا سلامی
تجارت میں ممتاز دولت میں نامی ✤ زمانہ کے ساتھی ترقی کے حامی

آج جسقدر دکانیں ہندوستان میں نظر آتی ہیں اگر شمار کی جائیں تو پانچ فی صدی سے زیادہ مسلمانوں کی دکانیں نہ ہوں گی غرضکہ ہر پیشہ میں عام ازیں کے تجارت ہو یا کاشتکاری نوکری ہو یا بیوپار سب میں مسلمان ہی گرے ہوئے نظر آتے ہیں ؎ ۔ رکھتے ہیں کچھ منزلت نوکری میں ✤ نہ حصہ ہمارا ہے سوداگری میں ✤ ۔ تعلیم و تعلم میں جس زینہ پر مسلمانوں کا قدم ہے اسکو کسی گذشتہ پرچہ میں سپرد قلم کر چکا ہوں جس سے ناظرین کرام واقف ہوں گے مسلمانو ابھی اٹھو اور اپنی حالت زار کو بہتر بنانے کی کوشش کرو ہم انسان ہو کر اپنی ترقی و ارتقا کی طرف توجہ نہیں کرتے حالانکہ چرند و پرند درندے وغیرہ بھی اپنی حالتوں کو بہتر بنانے میں کوشاں ہیں ؎ چکوا اور شہباز سب اوج پر ہیں ✤ مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم لوگوں کی حالت بہتر سے بہتر بناوے آمین ۔

اتفاق واتحاد

(از مولوی محمد صابر صاحب چاندپاری متعلم جماعت ثانیہ رحمانیہ)

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ۔ ترجمہ مضبوط پکڑ لو سب ملکر اللہ کی رسی کو اور جھگڑا مت کرو اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی جب کہ تم دشمن تھے ایک دوسرے کے پس محبت ڈالدی تمہارے دلوں کے درمیان پس ہوگئے تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی) سب طرح کی حمد و ثنا اس قدوس برتر کے لئے ہے جو کہ تمام کائنات عالم کا مالک و خالق ہے اور دنیوی و اخروی تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہے ۔ اور ہزار ہزار درود اس پاک اور مقدس ہستی پر جن کا نام نامی محمد صلعم ہے جن کی بابرکت تعلیم سے دنیا کا ذرہ ذرہ گوشہ گوشہ جگمگا اٹھا ۔ کفر و ضلالت کی گھنگھور گھٹائیں کافور ہوگئیں فسق و فجور کا گرم بازار سرد ہوگیا لاکھوں اور ہزاروں دل آپ کے نور سے معمور ہوگئے ۔ اس پاک و محترم رسول نے اپنی پاکیزہ اور با اخلاق زندگی کا ایسا بے نظیر نمونہ اقوام عالم کے سامنے پیش کیا کہ ساری دنیا کی کایا پلٹ دی جاہلوں کو عالم اور ظالموں کو رحمدل بنا دیا اسی داعی اعظم کی صدائے حق سے کائنات عالم کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا اور سب کے دل اللہ کی محبت اور نور ایمان سے منور ہوگئے ۔ آیت مذکورہ میں اگر ہم اپنے ذہنی تفکر و تدبر سے کام لیں تو روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ اتفاق و اتحاد ہمارے لئے کس حد تک ضروری ہے اور ہم کو اس پر کہانتک قائم رہنا چاہئے بلکہ خدائے قدوس نے اتفاق و اتحاد کو ایسی عظیم الشان نعمت قرار دی ہے کہ جس کے حصول پر مسلمانوں کی دینی و دنیاوی ترقی و عظمت منحصر ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جس قوم کو خدائے واحد نے مل جل کر رہنے کی تاکید کی اور آپس میں ایک دوسرے سے

محبت رکھنے کا حکم دیا وہی قوم اس کائنات عالم میں نفاق کے غلیظ دلدل میں پھنسی ہوئی ہے، بے عزتی اور بے حرمتی کے سیاہ بادل اس پر چھائے ہوئے ہیں جیسا کہ تاریخ کے مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو گھنگھور گھٹاؤں سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا کی اور ہمارے دلوں کو باہمی الفت و محبت کے نور سے معمور کر دیا اور پھر اسکو اپنی عظیم الشان نعمت سے تشبیہ دی لیکن افسوس کہ ہم نے خود بخود اس نعمت عظیمہ کو اپنے پیروں سے ٹھکرا دیا اور اللہ کی مضبوط رسی کو چھوڑ دیا اس بے بہا ہدایت سے اپنے منھ کو موڑ لیا اس کی حقیقت و حق رسائی کو نہیں سمجھا اس کے خلاف نفاق کو اختیار کر لیا ایک دوسرے کے دشمن بن گئے چنانچہ اس کی مثال آپ کے پیش نظر ہے آج دنیا کے گوشے گوشے خطے خطے میں اس مہلک مرض کی وبا بڑے زور شور سے پھیلی ہوئی ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کر دیا جاتا ہے ایک دوسرے کا خرمن حیات جلا دیا جاتا ہے مقدمہ بازیاں ہوتی ہیں ڈاکہ زنی ہوتی ہے ایک شخص دوسرے شخص کے نقصان کے درپے بنا رہتا ہے الغرض اس نعمت الٰہیہ کے مدمقابل ہمارا ہر کام ہر طریقہ خلاف معمول ہے یہی وجہ ہے کہ آج ہم جماعت مسلمانوں کو ہزاروں مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہر جگہ ذلیل و خوار سمجھے جاتے ہیں تمام دینی و دنیاوی امور میں ہم کو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے ہر ملت و مذہب ہم کو حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہے پھر یہی وجہ ہے کہ غیر اقوام کے دلوں سے ہمارا رعب جاتا رہا اور کسی قوم کی نگاہ میں ہماری عزت باقی نہیں رہی اور نہ کوئی آج دنیا میں ہمارا نام لینے والا رہا اگر آپ زمانہ رسالت کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو صاف اور صریحی طور پر ظاہر ہو جائیگا کہ ہمارے آقائے نامدار محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہر تقریر ہر وعظ و نصیحت میں مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد قائم رکھنے کا کتنا زور دیا بلکہ خود کر کے دکھلایا اور فرمایا کہ اے مسلمانو آپس میں اتفاق و اتحاد کی زندگی بسر کرو ایک دوسرے سے محبت رکھو آپس میں فساد نہ برپا کرو ورنہ تمہارا نشان مٹ جائیگا تمہاری عزت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور خداوند قدوس کی رضامندی و خوشنودی تک نہیں پہنچ سکتے یہ اللہ کے اس ارشاد کی تشریح ہے جس میں فرمایا گیا لا تفرقوا فتذھب ریحکم۔ اس کے بعد آپ حضرات کے سامنے چند حدیثیں پیش کرتا ہوں جس سے آپ پر اتفاق و اتحاد کی حقیقت آفتاب کی طرح درخشاں ہو جائیگی (انشاء اللہ تعالیٰ) فرمان نبوی ہے (لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ) تم میں سے کوئی آدمی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کیلئے ان چیزوں کو نہ پسند کرے جو چیز خود اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے۔ یعنی ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے اسی طریقے سے محبت رکھے جسطرح خود اپنی ذات سے محبت رکھتا ہے دوسری جگہ وارد ہے (المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا) یعنی ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے مثل بنیاد کے ہے جسکا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت دیتا ہے اسکی مثال اسطرح ہو سکتی ہے جسطرح دیوار کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے اور تمام اینٹوں کی مجموعی طاقت سے دیوار مستحکم رہتی ہے تیسری جگہ فرماتے ہیں (لا یحل لمومن ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام. ترجمہ کسی مسلمان کیلئے یہ نہیں جائز ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے ناراض رہے یا گفتگو ترک کر دے خواہ اس شخص سے کیسی ہی غلطی ہو لیس معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو انتہائی محبت و اخلاص کی زندگی بسر کرنا چاہئے اور ہر ایک مسلمان کے رنج و راحت غم و خوشی کو اپنا غم سمجھنا چاہئے۔ ناظرین اس مختصر مضمون سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کیلئے اتفاق و اتحاد کس حد تک ضروری ہے اور ان کو کہاں تک کوشش کرنی چاہئے خاکسار کی دعا ہے کہ اللہ رب العالمین ہم مسلمانوں کو نفاق کی ظلمت و تاریکی سے نکال کر روشنی عطا کرے اور اتفاق و اتحاد کی توفیق دیکر بام عروج کے اعلیٰ زینہ پر پہونچا دے۔ آمین ثم آمین۔